



سوال

(201) نیم آستین اور صدری پہن کر نماز پڑھنا؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا نیم آستین اور صدری پہن کر عورت اور مرد نماز پڑھ سکتے ہیں؟..... عبدالحکیم از سوہ سرائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز میں عورت کے لیے چہرہ اور پہنچے تک دونوں ہاتھوں کے علاوہ پورے بدن کا چھپانا ضروری ہے۔ اگرچہ اور ہاتھوں کے علاوہ باقی جسم کا کچھ حصہ بھی کھلا رہ جائے تو اس کی نماز باطل ہوگی۔ ”عن أم سلمة، أنها سألت النبي صلى الله عليه وسلم أتصلي المرأة في درع وخمار ليس عليها إزار؟ قال: إذا كان الدرع سابغا ليغطي ظهور قد ميها،، (آخر جہ الوداؤد) (کتاب الصلاة باب فی کم تصلي المرأة (639) 1/45) وصحیح الامتہ وقفہ، قال الحافظ (بلوغ المرام ص: 63)، قال الأمير الیمانی: ”وله حکم الرفع وإن کان موقوفاً، إذا الأقرب أنه لا مسرح للاجتناد فی ذلک،، (سبل السلام 1/204) انتہی۔

قلت: ویکن أن یجمع بأن أم سلمة سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلک وأقنت یوفق روايتنا پس عورت بڑی چادر یا کرتے کے نیچے یا کرتے کے اوپر نیم آستین یا صدری پہن کر نماز پڑھے تو بلاشبہ صحیح اور درست ہوگی۔ اور مرد کے لیے نماز میں ناف سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک۔ اور اگر کپڑا کافی ہے تو دونوں کندھوں کا چھپانا بھی فرض اور ضروری ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: ”لا یصلی فی الثوب الواحد لیس علی عاتقه شیء،، (بخاری عن ابی ہریرة) (کتاب الصلاة باب إذا صلی فی الثوب الواحد 1/95). وقد عمل بظاہر الحدیث ابن حزم فقال: ”وفرض علی الرجل ان صلی فی ثوب واسع، أن یطرح منه علی عاتقه أو عاتقیه، فإن لم یفعل، یطلب صلوته، فان کان ضیقاً اثر به وأجزاه سواء کان معہ ثیاب غیره أو ولم یکن،، (نبیل الاوطار 2/59) نیم سے آستین سے کندھا چھپ جاتا ہے اس لیے نماز صحیح ہوگی۔ (محدث دہلی ج: 8 ش: 10 محرم 1360ھ فروری 1941ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری



صفحہ نمبر 317

محدث فتویٰ